نگاہِ اولین

عالم اسلام کے بدلتے حالات

محمد شریف

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿وتلک الأیام نداولھا بین الناس ولیعلم اللہ الذین اٰمنوا ویتخذ منکم شھدآء واللہ لا یحب الظّٰلمین﴾[آل عمران ۱۴۰] ''اور یہ (عروج وزوال کے) دن ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان باری باری بدلتے رہتے ہیں، اور تاکہ اللہ ان لوگوں کو (آزما کر) جان لے جو ایمان لائے اور تم میں سے بعض کو شہید بنائے اور اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتے۔''

جس دور سے ہم گزر رہے ہیں ہر طرف مسلمانانِ عالم کسمپرسی، پستی، تنزلی، انحطاط اور کمزوری وخواری کی زندگی گزار رہے ہیں۔ افغانستان، عراق، کشمیر، چیچنیا اور فلسطین جیسی عظیم حکومتیں اور مسلم اکثریتی علاقے کافروں کے پنجہ استبداد میں جکڑے ہوئے ہیں۔ صومالیہ، اریٹریا، فلپائن، برما اور کشمیر کے حریت پسند مسلمان کافروں کے انسانیت سوز مظالم کے شکار ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ عالمِ اسلام پر مسلط مغرب سے مرعوب، اسلامی اقدار سے دور، اسلاف کے روشن ماضی سے نابلد، حمیت ایمانی سے عاری، دینا کی عارضی منفعت کے دلدادہ اور فکر عقبیٰ سے غافل حکمران ٹولہ مسلمانوں کو مزید ذلت وپستی کی طرف دھکیل رہا ہے۔

خون کے آنسو رلا دینے والے ان حالات میں مذکورہ آیت پر غور کرنے سے کچھ تسلی ملتی ہے کہ اللہ پاک حالات کو اپنی حکمت بالغہ کے تحت ہمیشہ ایک جیسا نہیں رکھتا۔ بلکہ اس اتار چڑھاؤ اور عروج وزوال کے ذریعے اللہ مؤمنوں کے ایمان کو پرکھنا اور مسلمانوں کو گم گشتہ عزت کے حصول کی خاطر کافروں سے جہاد کے لیے نکال کر بعض کو شرف شہادت سے بھی ہمکنار کرنا چاہتا ہے۔

بیتے حالات پر غور کریں تو ہر سو غیرت ایمانی کی پھوٹتی کرنیں نظر آتی ہیں، کافروں کے طاغوتی نظام ہر جگہ کھوکھلے ہوتے اور دھڑام سے گرتے دکھائی دیتے ہیں۔ تیونس، مصر اور لیبیا کے طاغوت منش حکمرانوں کے خلاف عوام اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ قرآن مجید اٹھائے ہوئے، نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے، استبدادی نظاموں کے بدلے اسلام کے عادلانہ معاشی واقتصادی نظام کے نفاذ کا مطالبہ کرتے نظر آتے ہیں۔ غرض ﴿وتلک الأیام نداولھا بین الناس﴾ کی الٰہی حکمت ظہور پذیر ہو رہی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

قارون نما حکمران!

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں فرعون نے تکبر وغرور کے نشے میں مست ہو کر اعلان کیا تھا: ﴿أ لیس لی ملک مصر و هٰذه الأنهار تجری من تحتی أ فلا تبصرون ﴾[الزخرف ۵۱] ''کیا مصر کی بادشاہی میرے پاس نہیں؟ اور یہ نہریں جو میرے نیچے چل رہی ہیں کیا تمہیں نظر نہیں آتیں؟!'' اسی گھمنڈ وغرور میں { أنا ربکم الأعلیٰ﴾ کا اعلان کردیا۔ آخر یہ مغرور انسان جس دریائے نیل پر فخر کیا کرتا تھا، اسی کی موجوں میں اللہ جل جلالہ نے لاؤ لشکر سمیت غرق کر کے نمونہ عبرت بنادیا!!

اس دور کا فرعون بش اور اوباما بھی یہی اعلان کرتا ہے کہ ورلڈ آرڈر ساری دنیا پر اسی کا چلے گا۔ دنیا میں کہیں درخت کا پتہ بھی ہلتا ہے تو ان کی سٹلائٹ انہیں آگاہ کرتی ہے، دنیا کے جس کونے میں بھی امریکی مفادات اور امریکیوں کو خطرہ ہو اسے دبانے، کچلنے اور قتل عام کرنے کا حق رکھتا ہے۔ لیکن فخر وغرور سے الٰہی صفات کا دعویٰ کرنے والوں کو اس وقت اپنے چہروں پر کالک ملنا پڑتا ہے، جب ان کی تحقیق کا بھانڈا پھوٹ پڑتا ہے یعنی صدام حسین کے ''تباہ کن ایٹمی ٹیکنالوجی'' کا جھوٹ گھڑ کر عراق پر قبضہ کرنے کے بعد عالم انسانی کی نگاہوں میں دھول جھونکنے کے لیے تراشے گئے بہانے کا کوئی ایک پرزہ بھی دنیا کو نہیں دکھا سکا؛ پھر بھی فرعون کی سیاہ روش برقرار رکھتے ہوئے لاکھوں بے گناہ بچوں، بوڑھوں اور مرد وزن کو جدید آلاتِ حرب وضرب کی تجربہ کاری کی بھینٹ چڑھا دیتا ہے۔ یوں حقوق انسانی کے بڑے علمبردار اپنے دجل وفریب کے گندے گڑھے میں گر جاتے ہیں۔

9/11 کا خودساختہ بہانہ بنا کر مملکت اسلامیہ افغانستان پر آتش وآہن کی بارش برساتا ہے، ڈیزی کٹر بموں سے پہاڑوں تک کو کھنگالتا ہے؛ لیکن اپنی سٹلائٹ، خفیہ اداروں اور سپر پاور پر ناز کرنے والے فرعونِ وقت چند درویش صفت انتہائی مطلوب افراد کا کھوج لگانے میں ناکام ونامراد ہو جاتا ہے۔ وقت کا فرعون اپنے اتحادیوں سمیت افغانستان میں اپنا زخم چاٹ رہا ہے اور بھاگنے کا راستہ تلاش کرنے میں سر پھٹول رہا ہے۔

روشن خیالوں کی اسلام دشمنی اور ان کا حشر

عالمِ اسلام کے بیشتر ملکوں میں مغرب فوبیا کے شکار، غیر عادلانہ نظاموں کے خمیر میں گوندھے، روشن خیالی کے نام پر اسلامی زریں تعلیمات اور اصولوں کی جڑیں کھوکھلی کرنے کی خوفناک سازش سے نابلد حکمران ٹولے کے